بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ

(مومن) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے (الحدیث)

فرض نمازوں کی فضیلت

اور بے نمازوں کیلئے وعیدیں

فجر

عشأ

جمعۃ المبارک

ظہر

مغرب

عصر

مؤلف

گدائے درِ مصطفٰے و پیر کیلانی ابو بشر

حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی نورانی

خادم آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف

ناشر: کیلانی پرنٹرز ڈسکہ

0307-6882196
0315-6882196

فرض و نفل نمازوں کی اہمیت اور نماز نہ پڑھنے کی وعیدوں پر مشتمل رسالہ بنام

فرض نمازوں کی فضیلت

اور

بے نمازیوں کیلئے وعیدیں

مؤلف

حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی نورانی

(خادم آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف)

پیشکش: جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ۔ 923366141064+

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : فرض نمازوں کی فضیلت اور بے نمازیوں کیلئے وعیدیں

مؤلف : حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی نورانی

صفحات : 65

اشاعت اوّل: محرم الحرام1446ھ بمطابق اگست 2024ء

پیشکش : جواد اسلامک انسٹیٹیوٹ:+923366141064

فہرست

حمد باری تعالیٰ

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی
گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سُنّتیں وقْت ہی پر
ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی
ہو اَخلاق اچّھا ہو کردار سُتھرا
مُجھے متّقی تُو بنا یاالٰہی
لباس اپنا سنّت سے آراستہ ہو
بنیں عاشقِ مصطَفٰے یاالٰہی
میں نیچی نگاہیں رکھوں کاش اکثر
عطا کر دے شرم و حیا یاالٰہی
غُصیلے مِزاج اور تَمَسخُر کی خَصلت
سے عطاّرؔ کو تو بچا یاالٰہی

اک روز مؤمنو

اِک روز مومنو! تمہیں مرنا ضرور ہے
پڑھتے رہو نماز تو چہرے پہ نور ہے
پڑھتے رہو نماز تو چہرے پر نور ہے
پڑھتے نہیں نماز تو اپنا قصور ہے
پڑھتے رہو نماز تو بہتر یہ کام ہے
دین رسول پاک کا اس سے قیام ہے
اے مومنو نماز کو کرنا نہ تم قضا
قرآن میں صاف یہ کہتا ہے کبریا
مرنے کے بعد حشر میں دولہا بنائے گی
سہرا نجات کا یہ سر پر اوڑھائے گی
ساری عبادتوں میں افضل عبادت نماز ہے
اے مومنو یہ دین کی دولت نماز ہے
مضبوط پکڑو ہاتھ سے پایہ نماز کا
یہ مرتبہ خدا نے بتایا نماز کا

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے معزز والدین اور اپنے معزز اساتذہ کرام اور بالخصوص اپنے شیخ طریقت، پیر طریقت رہبر شریعت عالمی مبلغ اسلام حضرت قبلہ پیر سید محمد عظمت علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ المعروف قبلہ چن جی سرکار آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی نگاہ کرم سے یہ احقر کچھ لکھنے کے قابل ہوا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف
گدائے در مصطفیٰ و پیر کیلانی

گدائے درِ مصطفیٰ ابو مبشر حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی

سوچو ذرا!

آتے ہوئے اذان جاتے وقت نماز (جنازہ)
اتنے قلیل وقت میں آئے اور چلے گئے

تقریظ

قاری محمد مزمل حسین کیلانی

(معلم جامعہ مدینۃ العلم، گوجرانوالہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه رَبِّ الْعَالَمِین الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ إِمَامِ الْانبیاءِ وَالْمُرْسَلِین وَعَلیٰ اٰلِه وَأَصْحَابِه الْمُصَلِّین أَجْمَعِینَ اَمَّا بَعْد

نماز جیسی اہم عبادت کی فضیلت پر مشتمل مولانا **حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی صاحب** کا رسالہ بنام "**فرض نمازوں کی فضیلت اور بے نمازیوں کے لئے وعیدیں**" فقیر کی نظروں سے گزرا بحمد اللہ جل مجدہ الکریم اس کی ترتیب خوبصورت اور انداز بیان عام فہم جو عوام وخواص کے کے لئے مفید ہے۔

دعا ہے اللہ کریم فاضل مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جناب کی دیگر خدماتِ دینیہ کو اپنی بارگاہِ عالیہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور خدمت دین متین کے جذبہ میں مزید نکھار پیدا فرمائے نیز اس رسالہ کے فوائد کو مزید عام کرتے ہوئے بے نمازیوں کو نماز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم واٰلہ واصحابہ اجمعین

لمحہ فکریہ!

اے انسان ! آج وقت ہے نماز پڑھ لے

اس پہلے کہ تیری نماز (جنازہ) پڑھی جائے

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ اللہ رب العزت کا کروڑ ہا مرتبہ شکر ہے کہ جس نے اپنے پیارے محبوب جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے بندہ ناچیز کو دین کی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور میرے دل میں اس کی خدمت کا جذبہ پیدا فرمایا۔

علمائے کرام فرماتے ہیں: قرآن پاک میں تقریبا700 سے زائد مرتبہ نماز کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ باشعور احباب سمجھتے ہیں کہ اگر ایک کام کو بار بار دہرایا جائے تو پتا یہ چلتا ہے کہ اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے اس لیے بار بار ذکر کیا جارہا ہے آپ اندازہ لگائیں کہ جس نماز کا ذکر700 سے زائد مرتبہ وہ بھی قرآن پاک میں تو یہ کتنا اہم کام ہو گا۔ اور قیامت والے دن سب سے پہلا سوال بھی نماز کا ہو گا۔

تو ناظرین کرام! اس بات سے نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ اسی سبب سے راقم الحروف کا ذہن بنا کہ ہر نماز کی علیحدہ علیحدہ فضیلت مختصر انداز میں مرتب کر کے عوام الناس کو مطلع کیا جائے۔ اور ایک سبب یہ بھی تھا کہ برادر اکبر حضرت علامہ حافظ محمد عمر فاروق کیلانی صاحب نے حکم ارشاد فرمایا کہ تمام فرض نمازوں کے علیحدہ علیحدہ فضائل مختصر انداز میں ترتیب دے کر مرتب کئے جائیں جس کو عوام الناس پڑھ کر استفادہ کر سکے۔ اِن شآءَ اللہ العزیز! مجھے پوری امید ہے کہ میرے دوست، بھائی، بزرگ، نوجوان اس سے ضرور استفادہ کر کے آگے لوگوں تک پیغام پہنچائیں گے۔

قارئین کرام! جب اس کا مطالعہ کریں تو اس میں کوئی خوبی دیکھیں تو وہ من جانب اللہ اور اگر کوئی خامی دیکھیں تو یہ میری طرف سے ہو گی اور اگر اس میں کسی قسم کی کوئی بھی غلطی دیکھیں تو مجھے ضرور مطلع کریں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

آخر میں اپنے والدین تمام اساتذہ کرام و علماء کرام اور اپنے تمام مخلصین معاونین، بالخصوص حضرت مولانا محمد جاوید عطاری مدنی صاحب جنھوں نے فارمیشن پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ میری ہر طرح سے رہنمائی بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔۔۔ محمد طاہر فاروق کیلانی

فرض نمازوں کی فضیلت اور بے نمازیوں کیلئے وعیدیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ كَانَ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَازْوَاجِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَوْلِيَاءِ مِلَّتِهِ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَ أَهْلِ سُنَّتِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ ! فَاعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ۔(پ 21، العنکبوت:45)

لی خمسة اطفي بها حر الوباء الخاطمة

المصطفٰی والمرتضٰی وابناهما والفاطمة

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۵۶)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله وعلى الك واصحابك يا حبيب الله

یہی ہے آرزو تعلیم قرآن عام ہو جائے

ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

آفاق کے ہر گوشے میں قرآن سنا کر دم لینا

اب رکنا نہیں اب تھمنا نہیں فردوس میں جا کر دم لینا

تمام تعریف و توصیف اللہ تعالی کیلئے اور اس کے بعد ان گنت بے شمار لا تعداد درود و سلام حضور پر نور شافع یوم النشور احمد مجتبٰی جناب حضرت محمد مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے۔

جن کے صدقے سے ہمیں قرآن پاک ملا۔

جن کے صدقے سے ہمیں ایمان ملا۔

جن کے صدقے سے ہمیں رب رحمٰن ملا۔

جن کے صدقے سے انسان کو اشرف المخلوقات کا لقب ملا۔

جن کے صدقے سے انسان کو "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ" کا تاج پہنایا گیا۔

جن کے صدقے سے ایمان والوں کو "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ" کا لقب ملا۔

جن کے صدقے سے انسان کو لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ جیسی حسین و جمیل صورت ملی۔

جن کے صدقے سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام نعمتوں سے نوازا۔

جن کے صدقے سے ہمیں رمضان المبارک کا مبارک مہینہ ملا۔

جن کے صدقے سے ہمیں ہزار مہینوں سے افضل لیلۃ القدر کی رات ملی۔

جن کے صدقے سے ہمیں نماز الصلوۃ معراج المومنین جیسا خوبصورت تحفہ ملا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس تحفہ کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور سلام ہو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اہل بیت اطہار اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ پر۔

درود شریف کی فضیلت

فرمان مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) پر دُرود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ، 2/90، حدیث: 2901)

نماز کی اہمیت وفضیلت کا اجمالی بیان

میری اس تحریر کا موضوع بھی کچھ اس طرح کا ہے کہ فرض نمازوں کی فضیلت اور بے نمازیوں کیلئے وعیدیں، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیابی نصیب فرمائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ترجمہ: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔ (پ21، العنکبوت:45)

آیت میں بیان ہوا کہ نماز بے حیائیوں اور بری باتوں سے روکتی ہے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اُسے اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو چھوڑ دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ یہاں اسی سے متعلق 2 احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(1) ایک انصاری جوان سرکار دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کی نماز کسی دن اسے ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ کچھ ہی عرصے میں اس نے توبہ کرلی اور اُس کا حال بہتر ہو گیا ۔(ابو سعود، العنکبوت تحت الآیۃ۔ تفسیر صراط الجنان)

(2) ایک شخص نے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: فلاں آدمی رات میں نماز پڑھتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا: عنقریب نماز اسے اس چیز سے روک دے گی جو تو کہہ رہا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، 3/457، حدیث 9785)

ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز پڑھنے کے باوجود گناہوں سے باز نہیں آتے اور بُری عادتوں سے نہیں رکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اس طرح نماز نہیں پڑھتے جیسے نماز پڑھنے کا حق ہے مثلاً نماز کے ارکان و شرائط کو ان کے حقوق کے

ساتھ اور صحیح طریقے سے ادا نہیں کرتے، نماز میں خشوع و خضوع کی کیفیت ان پر طاری نہیں ہوتی اور نماز کی ادائیگی غفلت سے کرتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔(در منثور، العنکبوت، تحت الایۃ۔ صراط الجنان)

لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ بے حیائیوں اور برائیوں سے باز آجائے تو وہ اس طرح نماز ادا کیا کرے جیسے نماز ادا کرنے کا حق ہے۔ ترغیب کیلئے یہاں نماز سے متعلق حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دیگر بزرگان دین کے احوال پر مشتمل 4 واقعات ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم سے اور ہم آپ سے گفتگو کر رہے ہوتے تھے اور جب نماز کا وقت ہو تا تو (آپ اللہ تعالیٰ کی عظمت میں اس قدر مشغول ہو جاتے کہ) گویا آپ ہمیں پہچانتے ہی نہ تھے اور نہ ہم آپ کو پہچان پاتے تھے۔(فیض القدیر، حرف الھمزۃ 114، تحت الحدیث: 2821۔ تفسیر صراط الجنان، تحت الآیۃ)

(2) جب نماز کا وقت ہو جاتا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ ایک دن کسی نے پوچھا اے امیر المومنین! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا اس امانت کی ادائیگی کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اُسے اٹھانے سے معذرت کرلی اور اسے اٹھانے سے ڈر گئے۔

(3) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ جب آپ وضو فرماتے تو آپ کا رنگ پہلے زرد ہو جاتا۔ جب گھر والے پوچھتے کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ تو آپ فرماتے کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

(4) حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں مکمل وضو کرتا ہوں پھر اس جگہ آکر بیٹھ جاتا ہوں

جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ میرے اعضاء پر سکون ہو جاتے ہیں پھر میں نماز کیلیئے کھڑا ہوتا ہوں۔ کعبہ شریف کو آنکھوں کے سامنے، پل صراط کو قدموں کے نیچے، جنت کو دائیں اور جہنم کو بائیں طرف اور موت کے فرشتے کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں اور اس نماز کو اپنی زندگی کی آخری نماز سمجھتا ہوں، پھر امید اور خوف کے درمیان جذبات کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی (بزرگی) کا اعلان کرتا ہوں، قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، رکوع عاجزی کے ساتھ اور سجدہ ڈرتے ہوئے کرتا ہوں، بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتا ہوں، دائیں پاؤں کو انگوٹھے پر کھڑا کرتا ہوں، اس کے بعد اخلاص سے کام لیتا ہوں، پھر بھی مجھے معلوم نہیں کہ میری نماز قبول ہوئی ہے یا نہیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلوۃ، الباب اول، فضیلۃ الخشوع، 1/206)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری نماز کو ہمارے حق میں برائیوں اور بے حیائیوں سے بچنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

رسول اللہ کی نمازیں:

شب معراج پانچوں نمازیں فرض ہونے کے بعد ہمارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری (دنیوی زندگی) کے گیارہ سال چھ ماہ میں تقریباً 20 ہزار نمازیں ادا فرمائیں (ماخوذ از در مختار، 2/6) تقریباً 500 جمعے ادا کئے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، 2/346) اور عید کی 9 نمازیں پڑھیں۔ (ملخص از سیرت مصطفی، ص249)

نماز کس پر فرض ہے:

ہر مسلمان عاقل بالغ مرد و عورت پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے وہ فاسق سخت گنہگار و عذاب نار کا حقدار ہے۔

بچے کو کب سے نماز کی پابندی کروانی چاہیے:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی عمر کو پہنچیں اور نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچیں (اور اس عمر میں) ان کے بستر علیحدہ علیحدہ کر دو۔ (ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث: 418۔ مشکوۃ، کتاب الصلوٰۃ)

کھول کے دیکھ چشم دل، لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نور خدا نماز میں
بوڑھا ہو یا جوان ہو سب پر نماز فرض ہے
اور بچے کو دس سال کے مار کے لاؤ نماز میں
دیکھو امام تشنہ لب کیسے تھے عاشق نماز
تیغ تھی حلق پر رواں، سر تھا جھکا نماز میں

نماز کی اہمیت:

باقی تمام فرائض زمین پر فرض ہوئے، نماز عرش پر بلا کر فرض کی گئی۔ جس سے معلوم ہوا کہ نماز تمام عبادتوں سے افضل ہے۔ اگر حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت کے لئے نماز سے کوئی افضل تحفہ ہوتا تو اللہ تعالی وہی دیتا، باقی تمام احکام جبریل کے واسطے سے فرض ہوئے لیکن نماز معراج کی رات بلا واسطہ عطا ہوئی اور پھر باقی ارکان ایسے ہیں جو امراء پر فرض ہیں غربا پر فرض نہیں، مثلاً زکوۃ، حج اور روزہ، مسافر اور بیمار پر فرض نہیں ہیں لیکن نماز ہر حال میں فرض ہے چاہے آدمی غریب ہو یا امیر، مسافر ہو یا مقیم، خوف ہو یا امن، بیمار ہو یا تندرست، نماز کسی حالت میں بھی معاف نہیں۔

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

روزے سال میں ایک مرتبہ، زکوۃ سال میں ایک مرتبہ، حج زندگی میں ایک مرتبہ لیکن نماز روزانہ اور وہ بھی پانچ مرتبہ معلوم ہوا کہ نماز اللہ تعالی کو بہت پیاری ہے۔

نماز کے متعلق 12 اہم فرامین:

(1) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے بچاتی ہے۔(پ21، العنکبوت:45)

(2) قرۃُ عینی فی الصلوٰۃ۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔(سنن کبری للنسائی، ج5، ص28، حدیث 8888)

(3) الصلوٰۃُ معراجُ المؤمنین نماز مؤمن کی معراج ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، 1/55)

(4) الصلوٰۃُ عمادُ الدین نماز دین کا ستون ہے۔(شعب الایمان، حدیث:2807، ج3)

(5) الصلوٰۃ نور نماز نور ہے۔(مسلم شریف، 140، حدیث:223)

(6) نماز جنت کی کنجی ہے۔(صحیح مسلم، مسند احمد، ج5، ص103، حدیث 14668)

(7) نماز پل صراط کیلئے آسانی ہے۔(تنبیہ الغافلین، ص15۔ فیضان نماز ص1)

(8) نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے۔(تنبیہ الغافلین، ص15)

(9) نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بناتی ہے۔(تنبیہ الغافلین، ص15)

(10) نماز انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔(تنبیہ الغافلین، ص15)

(11) نماز دعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے۔(تنبیہ الغافلین، ص15)

(12) ایمان کی علامت نماز ہے۔(منیۃ المصلی، ثبوت فرضیۃ الصلاۃ با السنۃ، ص31)

نمازی کے لئے جنت واجب:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر حضور قلب کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے، اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔(مسلم، باب ذکر المستحب، حدیث:234-345)

نمازی کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بندہ جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور رب کے درمیان حجابات ہٹا دیئے جاتے ہیں اور حور عین اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک ناک نہ سنکے یا نہ کھنکارے۔(طبرانی، ترغیب کتاب الصلوۃ،،440۔ بہار شریعت،3/5)

نمازی کیلئے جنت میں گھر تیار کیا جاتا ہے:

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بندہ مسلمان روزانہ اللہ کے فرائض کے علاوہ بارہ رکعات ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(مسلم، باب فصل السنن الراتبۃ، حدیث1198)

بارہ رکعات سنت مؤکدہ ہیں جو حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیشہ پڑھتے تھے جن کی تفصیل اس حدیث میں ہے: دو رکعات فجر سے پہلے اور چار رکعات ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعات فرضوں کے بعد، دو رکعات مغرب کے بعد اور دو رکعات عشاء کے بعد۔(ترمذی، حدیث:380)

نماز جنت کی چابی ہے:

حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنت کی

چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔(مشکوۃ،کتاب الطھارۃ،الفصل الثالث)

حضرت ابو امامہ رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا اور آپ حجۃ الوداع کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے: اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ایک مہینہ کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حاکموں کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔(ترمذی،کتاب الجمعۃ،حدیث:559۔مشکوۃ،کتاب الصلوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سرور کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کم کی گئیں، یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں، پھر آواز دی گئی اے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری بات نہیں بدلتی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔(ترمذی،ج1،ص25،حدیث:213)

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ علیہ السّلام کے چہرہ انور کی زیارت کی تو میں پہچان گیا کہ ایسا نورانی چہرہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا(آپ یقیناً اللہ کے سچے نبی ہیں) میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پہلا کلام جو سنا وہ یہ تھا کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں(یعنی نماز تہجد ادا کرو) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔(ابن ماجہ،،باب اطعام الطعام، حدیث:3242۔ مشکوۃ،باب فضل الصدقۃ،1907)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب ابن آدم سجدہ کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اس نے سجدہ کیا، اس کے لئے جنت ہے اور مجھے بھی سجدہ کا حکم ہوا میں نے انکار کیا، میرے لئے دوزخ ہے۔(مسلم،باب اطلاق اسم الکفر،حدیث115)

ذرا غور فرمائیں کہ شیطان نے صرف ایک مرتبہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کی، اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال کر جنت سے نکال دیا گیا اور انسان کو کئی سو مرتبہ اللہ تعالی نے قرآن میں نماز کا حکم دیا پھر بھی جو نماز نہ پڑھے وہ روزانہ اللہ تعالی کے کتنے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ روزانہ پانچ مرتبہ اس کو اللہ تعالی کے حکم کی طرف بلایا جاتا ہے۔ ایک مہینہ میں ایک سو پچاس مرتبہ، ایک سال میں (1800) ایک ہزار آٹھ سو مرتبہ، سن بلوغ کو پہنچنے کے بعد جس نے دس سال نماز نہیں پڑھی، اس نے گویا (18000) اٹھارہ ہزار مرتبہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

نماز کیلئے مسجد کی طرف جانے پر حج کا ثواب ملتا ہے:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کوئی فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے، اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے اور جو خاص چاشت کی نماز کے لئے نکلے کہ یہ نماز ہی اسے نکالے، اس کا ثواب عمرہ والے کی طرح ہے اور نماز کے بعد دوسری نماز جس کے درمیان کوئی بیہودہ بات نہ ہو اس کا نام علّیین میں تحریر ہو گا۔ (ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث: 471)

خیال رہے کہ چاشت کی نماز اور دیگر نوافل اگرچہ گھر میں افضل ہیں لیکن اگر گھر کے مشاغل اور بچوں کے شور کی وجہ سے مسجد میں پڑھے تو بھی بہتر ہیں یہاں یہ ہی مراد ہے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز مسجد میں ہی افضل ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ علّیین ساتویں آسمان کے اوپر دفتر ہے جہاں ابرار کے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں چونکہ یہ اونچی جگہ پر واقع ہے، اس لئے اس کو علیین کہتے ہیں۔

نماز اشراق ادا کرنے پر حج اور عمرہ کا ثواب:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر اس نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کے لئے حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔ راوی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پورے کا پورے کا پورا (ثواب)۔ (ترمذی، کتاب الجمعۃ، حدیث: 535) حج فرض ہے، عمرہ سنت، ایسے ہی نماز فجر فرض اور دو رکعتیں سنت۔ اس لئے ان دونوں کو جمع کرنے میں حج اور عمرے کا ثواب ہے۔

نماز سے گناہ درخت کے پتوں کی طرح جھڑتے ہیں۔

حضرت ابو ذر غفاری بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب پتے جھڑ رہے تھے۔ حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ لیں چنانچہ پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابو ذر! میں نے عرض کی حضور! حاضر ہوں۔ فرمایا: جب مسلمان بندہ اللہ تعالی کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (مسند احمد، حدیث: 20576)

نماز کیلئے مسجد کی طرف چلنے سے ہر قدم پر گناہ مٹتے ہیں:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر کی طرف چلا، تاکہ اللہ تعالی کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرے تو اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک گناہ معاف ہو گا اور دوسرے سے ایک درجہ بلند ہو گا۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب المعنی الی الصلوۃ، حدیث: 1070-666)

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے سے درجات بلند ہوتے ہیں:

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیامیں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالی خطائیں مٹادے اور درجے بلند کر دے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ نے فرمایا: تکلیف کے وقت مکمل وضو کرنا مسجد کی طرف زیادہ قدم رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا تمہارے لئے یہی رباط ہے، تمہارے لئے یہی رباط ہے۔ (مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خصال الفطرۃ، حدیث:369)

رباط کا لغوی معنی ہے: گھوڑا پالنا، اصطلاح میں جہاد کی تیاری کرنا یا سرحد اسلام پر رہ کر کفار کے مقابلے میں ڈٹے رہنا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کے مقابلے میں مورچے سنبھالنا ظاہری رباط ہے اور مذکورہ بالا اعمال باطنی رباط (باطنی جہاد) نفس اور شیطان کے مقابل حدود ایمان کی حفاظت ہے، رکوع وسجود صحیح ادا کرنیوالے کیلئے اللہ تعالی کی بخشش کا وعدہ۔

نمازی کا حشر صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا:

ایک آدمی نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے خبر دیجئے کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مستحق عبادت نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچ نمازیں ادا کروں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور رات کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو صدیقین اور شہداء میں سے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو اس حالت میں مرے، وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہو گا (اور اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کو کھڑا کیا) جب تک وہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ (رواہ احمد والطبرانی ابن خزیمہ، 2212)

نمازِ فجر کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

فجر کا معنی:

"صبح" ہے چونکہ فجر کی نماز صبح کے وقت پڑھی جاتی ہے، اِس لئے اس نماز کو فجر کی نماز کہا جاتا ہے۔

وقت فجر:

طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ اس کا وقت کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (35) منٹ ہے نہ اس سے کم ہو گا نہ زیادہ۔ (بہار شریعت)

نماز فجر سب سے پہلے کس نبی علیہ السّلام نے ادا فرمائی:

حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السّلام نے صبح ہونے کے شکریہ میں دو رکعتیں سب سے پہلے ادا کیں تو یہ نماز فجر ہو گئی۔ (ردالمحتار، 2/16)

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(۱۰۳) ترجمہ: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے (پ،5 سورۃ النساء، آیت نمبر 103)

نماز اللہ پاک کی ایک اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کے بارے میں سُوال جواب ہونا ہے اور پانچ وقت کی نماز اللہ پاک کی وہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو ہمارے پیارے اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تحفے میں ملی ہے اور یہ تحفہ بھی ایسا کمال کا ہے کہ رہتی دنیا بلکہ تا قیامت نہ کسی کو ملا ہے نہ ہی کسی کو ملے گا کیونکہ یہ خاص ہمارے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہی ملا ہے۔

یاد رکھئے! نماز ادا کرنا ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ (ردالمحتار علی درالمختار، 2/6 ملخصًا) اور جو کوئی جان بوجھ کر ایک نماز قضا کرے گا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (حلیۃُ الاولیاء، 7/299، حدیث:

10590) لہٰذا نماز کی پابندی کریں۔

نماز کے بہت سے دینی فوائد ہیں جیسے شفاعتِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جنّت کا حصول اور دنیاوی بھی کافی فوائد ہیں جیسے ایکسر سائز ہوتی ہے، موٹاپا کم ہوتا ہے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ باقی چار نمازوں یعنی ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں مسجد میں اچھی تعداد ہوتی ہے لیکن فجر میں ایک تعداد ہوتی ہے جو بستر پر ہوتے ہیں۔اَلْاَمَان وَالْحَفِیظ آیئے نمازِ فجر پر ابھارنے کے متعلق چند احادیث مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھتے ہیں:

(1) جہنم سے محفوظ:

حضرت سیّدنا عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بَزمِ ہدایت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جس نے سورج کے طلوع و غروب ہونے (یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نماز ادا کی (یعنی جس نے فجر و عصر کی نماز پڑھی) وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔(مسلم، ص250، حدیث:1436)

(2) اللہ پاک کا ذمہ:

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ پاک کے ذمے میں ہے۔(معجم کبیر، 12/240، حدیث13210) ایک دوسری روایت میں ہے: تم اللہ پاک کا ذمہ نہ توڑو جو اللہ پاک کا ذمہ توڑے گا اللہ پاک اسے اوندھا (یعنی الٹا) کرکے دوزخ میں ڈال دے گا۔(مسندِ امام احمد بن حنبل، 2/445، حدیث:5905)

(3) گناہوں کی بخشش کی بشارت:

حضرت سیّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن پڑھی جانے والی فجر کی نمازِ باجماعت سے افضل کوئی نماز نہیں ہے، میرا گمان (یعنی خیال) ہے تم میں سے جو اُس میں شریک ہو گا اُس کے گناہ مُعاف کر دیے جائیں گے۔(معجم کبیر، 1/156، حدیث366)

(4) ساری رات عبادت کا ثواب:

اللہ پاک کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو نمازِ عشا جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اُس نے آدھی رات قِیام کیا اور جو فجر جماعت سے پڑھے گویا (یعنی جیسے) اس نے پوری رات قیام کیا۔(مسلم، ص258، حدیث:1491)

(5) فجر و عصر میں فرشتے جمع ہوتے:

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور فجر و عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں پھر وہ فرشتے جنھوں نے تم میں رات گزاری ہے وہ چلے جاتے ہیں، اللہ پاک باخبر ہونے کے باوجود ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔(بخاری، 1/203، حدیث:555)

(6) ایمان اور شیطان کا جھنڈا:

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ جو صبح (فجر) کی نماز کو گیا وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس (یعنی شیطان) کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔(ابن ماجہ، 3/53، حدیث:2234)

(7) فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کو روشن کر کے پڑھو! کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔(جامع ترمذی، باب ماجاء فی الاسفار بالفجر، حدیث:142)

(8)شیطان نے کان میں پیشاب کر دیا:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص کے متعلق ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا رہا اور نماز (فجر) کیلئے نہ اُٹھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے کان میں شیطان نے پیشاپ کر دیا ہے۔(بخاری شریف، جلد اول، ص388، حدیث:1144)

جو شخص فجر کی نماز اخلاص کے ساتھ پڑھے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں ہے اور خاص صبح (فجر) کی نماز کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس نماز میں مشقت (محنت) زیادہ ہے اور اس پر پابندی صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا ایمان خالص ہو، اسی لئے وہ امان (پناہ) کا مستحق ہے۔(فیض القدیر، جلد6، ص213تا214)

(9)شیطان کا تین گرہیں لگانا:

نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اُس کی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) میں تین گرہیں (گانٹھیں) لگاتا ہے ہر گرہ (گانٹھ) پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا۔ پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ گانٹھ) کھل جاتی ہے، اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ اور نماز (فجر) پڑھے تو تیسری گرہ (گانٹھ) کھل جاتی ہے پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صبح کرتا ہے، ورنہ غمگین دل اور سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔(بخاری، ج1، حدیث:1142)

نمازِ ظہر کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

ظہر کا معنی ہے:

ظہیرۃ (یعنی دوپہر) چونکہ یہ نماز دوپہر کے وقت پڑھی جاتی ہے، اس لئے اسے ظہر کی نماز کہا جاتا ہے۔ (فیضانِ نماز، ص114)

وقت ظہر:

آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔ (بہار شریعت)

نماز ظہر سب سے پہلے کس نبی علیہ السّلام نے ادا فرمائی:

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کی جان محفوظ رہنے اور دنبہ قربانی کرنے کے شکریہ میں ظہر کے وقت چار رکعتیں ادا کیں تو یہ نماز ظہر ہوگئی۔ (شرح معانی الآثار، 1/226، حدیث:14)

بے شک ہر نماز کی اپنی الگ حیثیت ہے، اسی طرح نمازِ ظہر بھی اپنے پڑھنے والوں کے لئے برکتوں اور فضیلتوں کی نوید لئے ہوئے ہے۔

حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام نے اللہ پاک کے حکم کی بجا آوری کے دوران اپنے فرزند کی جان محفوظ رہنے اور دُنبہ قربانی کرنے کے شکریہ میں ظہر کے وقت چار رکعتیں ادا کیں تو یہ نمازِ ظہر ہوگئی۔ (شرح معانی الآثار، 1/226، حدیث:1014)

ظہر کے وقت عام طور پر لوگ اپنے کام کاج، کاروبار، دفاتر وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں اور گھریلو خواتین گھر کے کام اور کھانا بنانے میں مصروف ہوتی ہیں، اس طرح کی مصروفیات کو لے کر نماز میں سُستی کرنا دُرست نہیں، بلکہ اپنے شیڈول کو اس طرح ترتیب دیں کہ نماز کا حرج نہ ہو۔ نمازِ ظہر کی اہمیت پر چند فرامینِ مصطفےٰ ملاحظہ کیجئے:

(1)سنت قبلیہ کی فضیلت:

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں۔(معجم اوسط،4/386، حدیث:6332)

(2)سنت قبلیہ کے متعلق عمل نبوی:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھ پاتے تو انہیں بعد میں(یعنی ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد) پڑھ لیا کرتے تھے۔(ترمذی،1/435، حدیث:426)

(3)جنت عدن میں پچاس درجے:

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی، اس کیلئے جنّتِ عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہو گا، جتنا ایک سدھایا ہوا(یعنی تربیت یافتہ) تیز رفتار، عمدہ نسل کا گھوڑا پچاس سال میں طے کرتا ہے۔
(شعب الایمان،7/138، حدیث:9761)

(4)25نمازوں کا ثواب:

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر کی نماز باجماعت پڑھی، اس کے لئے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنّتُ الفردوس میں ستر درجات کی بلندی ہے۔(شعب الایمان،7/138، حدیث:9761) ہماری اکثریت نوافل اس لئے چھوڑ دیتی ہے کہ انہیں نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں ہے، لیکن یہ محرومی ہے۔

(5)ظہر کی سنن و نوافل کی فضیلت:

نمازِ ظہر کی سنتیں اور نوافل پڑھنے کی بھی کیا ہی زبردست فضیلت ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار(یعنی دو سنت اور دو نفل) پر محافظت کی،

اللہ پاک اس پر (جہنم کی) آگ حرام فرمادے گا۔(ترمذی،1/ 436،حدیث:428)

(6) گرمی میں نماز ظہر کا حکم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو نماز (ظہر) ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپک ہے۔(سنن نسائی، جلد1، حدیث:496)

(7) نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔ پھر ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو۔ دو یا تین بار فرمایا حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ پھر فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس نماز (ظہر) کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔(سنن ابو داؤد، حدیث:401)

(8) سردی میں نماز ظہر کا حکم:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب گرمی کا موسم ہوتا تو نماز ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھتے اور جب موسم سرما ہوتا تو جلدی کرتے۔(سنن نسائی، حدیث:495)

(9) نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نماز کا اندازہ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نماز کا اندازہ گرمی کے موسم میں تین سے پانچ قدموں کا ہوتا اور سردیوں میں پانچ سے سات قدموں تک ہوتا تھا۔(یعنی سایہ)۔(سنن ابو داؤد، حدیث:400)

(10)سفر میں نماز ظہر جلدی پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے، اس جگہ سے کوچ نہ کرتے جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ ایک آدمی نے پوچھا: اگرچہ نصف النہار کا وقت ہو؟ جواب دیا: اگرچہ نصف النہار کا وقت ہو۔(سنن نسائی، حدیث:494)

آیت الکرسی کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کَرَمَ اللہ وَجہہ الکَریم فرماتے ہیں: میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر وبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی اور جو کوئی رات کو سوتے وقت اسے پڑھے گا اللہ عزوجل اسے، اس کے گھر کو اور آس پاس کے گھروں کو محفوظ فرمادے گا۔(شعب الایمان، 2/258، حدیث:2395)

نمازِ عصر کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

عصر کا معنیٰ:

"دن کا آخری حصہ" چونکہ یہ نماز اسی وقت میں ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کو عصر کی نماز کہا جاتا ہے۔

وقت عصر:

بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے۔

نماز عصر سب سے پہلے کس نبی علیہ السّلام نے ادا فرمائی:

نمازِ عصر سب سے پہلے حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ادا فرمائی اللہ پاک نے اپنے محبوب کی اس ادا کو اُمّتِ مسلمہ پر فرض کر دیا۔(فیضانِ نماز، ص29)

نمازوں کے اندر نمازِ عصر کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (۲۳۸) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔(پ2، البقرۃ:238)

نمازِ عصر کا الگ سے ذکر فرما کر اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ بخاری شریف میں ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ الوُسطیٰ سے مراد نمازِ عصر ہے۔(مسلم، ص248، حدیث:1422)

نمازِ عصر کے فضائل:

آیئے اب ہم نمازِ عصر کی اہمیت و فضیلت کے متعلق چند فرامین مصطفیٰ سنتے ہیں:

(1) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: جب مردہ قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، وہ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔(ابنِ ماجہ، 4/503، حدیث:4272)

مراٰۃ المناجیح میں حدیثِ پاک کے اس حصے (ذرا ٹھہرو! مجھے نماز تو پڑھنے دو۔) کے تحت ہے: یعنی اے فرشتو! سوالات بعد میں کرنا، عصر کا وقت جارہا ہے مجھے نماز پڑھ لینے دو۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/142تا143)

(2) حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ نماز یعنی نمازِ عصر تم سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کردیا لہٰذا جو پابندی سے اسے ادا کرے گا اسے دگنا (یعنی Double) اجر ملے گا۔ (مسلم، ص322، حدیث:1927)

(3) اللہ پاک کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی نمازِ عصر نکل گئی (یعنی جو جان بوجھ کر نمازِ عصر چھوڑے) گویا اُس کے اَہل وعیال ومال "وَتر" ہو (یعنی چھین لئے) گئے۔ (بخاری، 1/202، حدیث:552، شرح مسلم للنووی، 5/126)

(4) ایک اور جگہ ارشادِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ جس نے نمازِ عصر چھوڑ دی اُس کا عمل ضَبط ہوگیا۔ (بخاری، 1/203، حدیث:553)

(5) حضرت سیِّدُنا عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مصطَفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جس نے سورج کے طلوع وغروب ہونے (یعنی نکلنے اور ڈوبنے) سے پہلے نماز ادا کی (یعنی جس نے فجر وعصر کی نماز پڑھی) وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم، ص250، حدیث:1436)

(6) ایک روایت میں ہے کہ جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر وعصر باقاعدگی سے) ادا کرتا رہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم، ص250، حدیث:1436)

(7) نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک اس شخص پر رحم کرے، جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔ (سنن ابی داؤد، 2/35، حدیث:1271)

(8) رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنتیں) پڑھے، اللہ پاک اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ (معجم کبیر، 23/281، حدیث:611)

نماز مغرب کی اھمیت احادیث کی روشنی میں

مغرب کا معنیٰ:

مغرب کا معنی سورج غروب ہونے کا وقت ہے، شرح مشکل الآثار میں ہے: مغرب کی نماز سورج کے غروب ہونے کے بعد ادا کی جاتی ہے، اسی لئے اس نماز کو مغرب کی نماز کہا جاتا ہے۔ (شرح مشکل الآثار، 3/34، حدیث:998)

وقت مغرب:

غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔ (پ12، ھود:114)

نماز مغرب سب سے پہلے کس نبی علیہ السّلام نے ادا فرمائی:

نمازِ مغرب کو بقیہ فرض نمازوں سے ایک انفرادیت یہ حاصل ہے کہ ہر فرض نماز کی رکعتیں جُفت (یعنی دو یا چار) ہیں لیکن اس نماز کو یہ خاصہ حاصل ہے کہ اس کی رکعات طاق ہیں۔ طاق کا ایک معنی "انوکھا" بھی ہے تو نمازِ مغرب کی فرض رکعتوں کی تعداد طاق ہونے کی وجہ سے انوکھی ہی ہے کہ حضرت سیّدُنا داوٗد علیہ السّلام بوقتِ مغرب چار رکعات پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے مگر درمیان میں تین رکعات پر ہی سلام پھیر دیا تو نمازِ مغرب کی تین رکعات ہی مختص ہو گئیں۔ (شرح معانی الآثار، 1/226، حدیث:1014)

مغرب کی نماز کے مختصر تعارف کے بعد اب نمازِ مغرب کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل چند فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

(1) سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اس کے لئے مقبول حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا اور وہ ایسا ہے گویا اس نے شبِ قدر میں قیام کیا۔ (جمع الجوامع، 7/195، حدیث:22311)

(2) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میری امت بھلائی پر یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک مغرب کو تاروں کے گتھ جانے تک پیچھے نہ کریں (یعنی تاخیر نہ کریں)۔ (ابوداؤد، 1/184، حدیث:418)

(3) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی، 1/439، حدیث:435)

(4) حضرت سیّدُنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مغرب کے بعد کی دو رکعتیں جلدی پڑھو کہ وہ فرض کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/234 حدیث:1185)

(5) حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ (معجم اوسط، 5/255، حدیث:7245)

حضرت مکحول سے مُرسلاً روایت کی کہ فرماتے ہیں: جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے، اُس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب السنن وفضائلھا، 1/345، حدیث:1184)

مغرب کی نماز کے ساتھ اوّابین کی 6 رکعات پڑھنے کے بھی بہت فضائل موجود ہیں،

اوّابین کا طریقہ بھی پڑھ لیجئے۔ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کتاب "فیضانِ نماز" کے صفحہ 110 پر ہے: مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی سلام سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں اَلتَّحِیّات ، دُرُودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے ، پہلی ، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتدا میں ثَنا ، تَعَوُّذ و تَسمِیَہ (یعنی اَعُوْذ اور بِسْمِ اللّٰہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سنّتِ مؤکّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص26 ملخصًا) چاہیں تو دو دو رَکعت کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

پڑھتے رہو نماز خدا ہی کے واسطے !
کیسی فضیلتیں ہیں نمازی کے واسطے!
پڑھتے رہو نماز کہ جنت میں جاؤ گے
ہوگا وہ تم پہ فضل کہ دیکھے ہی جاؤ گے
شیطان کو بھگائے گی اے بھائیو! نماز
فردوس میں بسائے گی اے بھائیو! نماز

نمازعشاکی اھمیت احادیث کی روشنی میں

عشا کا معنیٰ:

رات کی ابتدائی تاریکی کے ہیں، چونکہ یہ نماز اندھیرا ہو جانے کے بعد ادا کی جاتی ہے اس لئے اس نماز کو عشا کی نماز کہا جاتا ہے۔(شرح مشکل الآثار للطحاوی، 3/31-34 ملخصًا)

تو پانچوں نمازوں کا پابند کر دے
پئے مصطفٰے ہم کو جنت میں گھر دے

وقت عشا:

غروب سپیدی مذکورسے طلوع فجر تک ہے،اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔

آیت: وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصہ میں (نماز عشاء)۔(پ12، سورہ ھود، آیت:114)

نماز عشا سب سے پہلے کس نبی علیہ السّلام نے ادا فرمائی:

پیارے پیارے آقا، مدنی مکی مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے نمازِ عشا ادا فرمائی۔ (شرح معانی الآثار، ج1، ص226، حدیث1014)

نماز اللہ پاک کی طرف سے تحفۂ معراج ہے اور اس کی اہمیت و فضیلت کا ادراک وہی انسان کر سکتا ہے جو اس کی پابندی و مواظبت (ہمیشگی) کا اہتمام کرے، تمام نمازوں کی بالعموم اور نمازِ عشا کی بالخصوص اپنی جگہ اہمیت ہے اور بے شمار فضائل و برکات ہیں۔

نمازِ عشا چونکہ پورے دن کے اختتام پر رات میں ادا کی جاتی ہے، اس لئے تھکن و سستی کے سبب اکثر لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں اور نمازِ عشا کی ادائیگی سے قبل ہی یا تو

سو جاتے ہیں یا پھر دنیاوی مشغولیت، شاپنگ سینٹر زمیں جانے اور سیر و تفریح کے سبب اسے ضائع کر دیتے ہیں، لہٰذا باقی نمازوں کی طرح اس کی ادائیگی کا بھی خوب خوب التزام کرنے کی کوشش کی جائے۔ نمازِ عشا کی اہمیت و فضیلت نیز وعیدات حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں پیشِ خدمت ہیں۔

1۔خادمِ نبی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چالیس دن فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ پاک دو آزادیاں عطا فرمائے گا، ایک نار(یعنی آگ)سے، دوسری نفاق(یعنی منافقت) سے۔(ابن عساکر، جلد52، صفحہ 338)

2 ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: عشا کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرے مکان میں جب تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے۔(سنن ابی داؤد، حدیث 1303، جلد2، صفحہ 47)

3۔امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو چالیس راتیں مسجد میں باجماعت نمازِ عشا پڑھے کہ پہلی رکعت فوت نہ ہو، اللہ پاک اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔
(ابن ماجہ، ج1، صفحہ 437، حدیث 798)

جہاں نمازِ عشا کی کتنی فضیلتیں ہیں، وہیں نمازِ عشا نہ پڑھنے والوں کے لئے عبرت بھی ہے، چنانچہ

4۔تابعی بزرگ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ہمارے اور منافقین کے درمیان علامت(یعنی پہچان) عشا کی نماز میں حاضر ہونا ہے، کیونکہ منافقین ان نمازوں میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔(مؤطا امام مالک، جلد1، صفحہ 133، حدیث 298)

5۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: سب نمازوں میں زیادہ گراں یعنی بوجھ والی منافقوں پر نمازِ عشا اور فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور ضرور حاضر ہوتے، اگرچہ سرین یعنی بیٹھنے میں بدن کا جو حصہ زمین پر لگتا ہے اس (کے بل گھسٹتے ہوئے، یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا آتے۔(ابن ماجہ، جلد 1، صفحہ 437، حدیث 797)

6۔ حضور اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو نمازِ عشا سے پہلے سوئے اللہ پاک اُس کی آنکھ کو نہ سلائے۔(جمع الجوامع، 7/289، حدیث: 23192)

بے شک نماز میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے، ہمیں چاہئے کہ ہر نماز کو اس کے مقررہ وقت میں شرائط و فرائض کے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نمازِ عشا کو بھی کامل و اکمل ادا کرنے کا اہتمام کریں، بالیقین اسی میں ہی ہماری نجات اور کامیابی و کامرانی پنہاں ہے۔

اوقات نماز کا دھیان رکھنے کی فضیلت

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اگر بندہ وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندے کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اُسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔

(مسند الفردوس، 3/171، حدیث: 4455)

جمعۃ المبارک کی اھمیت احادیث کی روشنی میں

جمعۃُ المُبارَک کے فضائل کے تو کیا کہنے ! اللہ کریم نے جمعہ کے متعلق ایک پوری سورت " سُوْرَۃُ الْجُمعہ "نازِل فرمائی ہے جو کہ قراٰنِ کریم کے 28ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ پاک سورۃالجمعہ کی آیت نمبر9 میں ارشاد فرماتا ہے :

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔(پ28،الجمعۃ:09)

اللہ کریم نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے تخلیق فرمایا، پھر عبادت کے مختلف طریقے عطا فرمائے، نہ صرف ان کو عبادت کا حکم سمجھ کر عمل کرنے کا فرمایا بلکہ اس پر نہایت اجر و ثواب اور انعامات بھی موعود کئے تا کہ معرفتِ خداوندی کا راستہ مزید ہموار ہو۔ ان میں سب سے اہم وہ فرائض ہیں جو کہ ہر شخص پر اس کی کیفیت کے موافق لازم ہوئے۔

سب سے پہلا جمعہ:

حضور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب ہجرت کر کے مدینۂ طیبہ تشریف لائے تو 12 ربیع الاول پیر شریف کو چاشت کے وقت مقام قباء میں اقامت فرمائی ۔ پیر شریف منگل، بدھ، جمعرات یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا، بنی سالم ابن عوف کے بطن وادی میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سرکار مدینہ منورہ، سردار مکہ مکرمہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔

(خزائن العرفان، ص884)

آپ نے مکمل کتنے جمعے ادا فرمائے:

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً 500 جمعے ادا فرمائے ہیں اس لئے کہ جمعہ بعدِ ہجرت شروع ہوا، جس کے بعد دس سال آپ کی ظاہری زندگی شریف رہی۔ اس عرصے میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح،2/346، تحت الحدیث:1415)

فرض نمازوں میں نمازِ جمعہ کو خاص فضیلت عطا فرمائی یہاں تک کہ قراٰنِ پاک میں پوری سورت "سورۂ جمعہ" نازل ہوئی۔ جمعہ کی فضیلت کو بیان فرماتے ہوئے مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ستّر گُنا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/323)

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جمعہ کی فضیلت کو خوب بیان فرمایا، 7 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ بھی پڑھیئے:

(1) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور جمعہ کے لئے آیا اور خاموشی کے ساتھ خطبہ سنا اس کے لئے اُن گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہوئے ہیں اور ان کے علاوہ مزید تین دن کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(مسلم، ص333، حدیث:1988)

(2) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْنِ یعنی جُمُعہ کی نماز مساکین کا حج ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْفُقَرَاءِ یعنی جُمُعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔(جمع الجوامع،4/184، حدیث:11108، 11109)

(3) حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجِد کے دروازے پر فِرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ پاک کی راہ میں ایک اُونٹ صَدَقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صدقہ کرے، پھر اِس کی مثل ہے جو مُرغی صدقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اَنڈا صدقہ کرے اور جب امام (خطبے کے لئے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ فرشتے

اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔(بخاری، 1/319، حدیث:929)

(4) آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہارے لئے ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہٰذا جمعہ کی نماز کے لئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔(سنن الکبریٰ للبیہقی، 3/342، حدیث:5950)

(5) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا، اللہ پاک اس کو جنّتی لکھ دے گا۔ (1) جو مریض کو پوچھنے جائے (2) جنازے میں حاضر ہو (3) روزہ رکھے (4) جمعہ کو جائے (5) اور غلام آزاد کرے۔(صحیح ابن حبان، 4/191، حدیث:2760)

جمعہ تا جمعہ گناھوں سے مُعافی:

(6) سلطانِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نَماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔(صحیح بخاری، 1/306، حدیث:883)

(7) حضور نبیِ رحمت شفیعِ امت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص تین جمعہ (کی نَماز) سُستی کے سبب چھوڑے اللہ پاک اس کے دل پر مُہر کر دے گا۔(سنن ترمذی، 2/38، حدیث:500)

جمعہ کا حکم:

جمعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظُہر سے زیادہ مُؤکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا منکِر (یعنی انکار کرنے والا) کافِر ہے۔(بہارِ شریعت، 1/762)

جمعہ کی 16 خاص باتیں

جُمعہ کا دن اللہ پاک کی ایک عظیم نعمت ہے جو سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے آپ کی امت کو نصیب ہوئی ہے۔ عربی زبان میں اس دن کا نام عَرُوبہ تھا بعد میں جمعہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جس شخص نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ کعب بن لُوی ہیں۔(صراط الجنان،10/152) اس مبارک دن کی بہت سی خصلتیں اور خاص باتیں ہیں:

(1) عید کا دن:

اس دن (جمعہ) کو اللہ نے مسلمانوں کے لئے عید بنایا ہے۔(ابن ماجہ،2/16، حدیث:1098)

(2) دنوں کا سردار:

جمعہ دنوں کا سردار ہے۔(ابن ماجہ،2/8،حدیث:1084)

(3) بہترین دن:

بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔(مسلم، ص 331، حدیث: 1977)

(4) بخشش کا دن:

جمعہ اور شبِ جمعہ کی ہر گھڑی میں 600 لوگ جہنم سے نجات پاتے ہیں۔(مسند ابی یعلیٰ،3/235،حدیث:3471)

(5) سال بھر کے قیام وصوم کا ثواب:

جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے، جلد پیدل جائے قریب سے توجّہ کے ساتھ خطبہ سنے، کوئی فضول کام نہ کرے اس کے لئے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور شب بھر کی

عبادت کا ثواب ہے۔(ابن ماجہ،10/2،حدیث:1087)

(6)جہنم نہیں بھڑکایا جاتا:

جمعہ کے علاوہ ہر دن جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازوں کو کھولا جاتا ہے۔(مسند الشامیین،238/2،حدیث:9512)

(7)70جمعوں کا ثواب:

عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بغیر عمامہ ستّر جمعہ کے برابر ہے۔(کنز العمال 133/15،حدیث: 41131)

(8)عذابِ قبر سے نجات:

جمعہ یا شبِ جمعہ کو جس مسلمان کا انتقال ہوتا ہے اللہ اسے فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے ۔(ترمذی،339/2،حدیث:1076)

(9)مساکین کا حج:

جمعہ مساکین کا حج ہے۔(جامع الصغیر،ص221،حدیث:3635)

(10)عمرہ کا ثواب:

جمعہ کے بعد سے نمازِ عصر کا انتظار کرنے والے کے لئے عمرہ کا ثواب ہے۔(شعب الایمان،115/3،حدیث:3046)

(11)قبولیت کا وقت:

جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔(مسلم،ص330،حدیث:1973)

(12)ثبتِ مہر:

جمعہ کو چھوڑنے والے لوگ باز آجائیں ورنہ اللہ ان پر مہر لگا دے گا پھر یہ غافلوں میں شمار ہونگے۔(مسلم، ص433، حدیث:2002)

(13) کفارہ کا حکم:

جو کوئی بغیر عذر جمعہ قضا کرے وہ ایک دینار ورنہ آدھا دینار صدقہ کرے۔(ابو داوٗد، 1/393، حدیث:1053)

(14) قیامت کا دن:

قیامت جمعہ کے دن ہی ہو گی۔(مسلم، ص331، حدیث:1977)

(15) شہادت کا ثواب:

جس کا انتقال جمعہ کو ہوا اس کے لئے شہادت کا ثواب ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، 3/461)

(16) محشر میں جمعہ کی شان:

قیامت کے دن اللہ پاک تمام دنوں کو ان کی صورت پر اٹھائے گا جبکہ جمعہ کو چمکتا ہوا روشن روشن اٹھائے گا۔(المستدرک للحاکم، 1/567، حدیث:1066 مختصراً)

اللہ پاک ہم سب کو اس بابرکت دن کی برکات نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

غسلِ جمعہ سنت غیر موکدہ

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ فرماتے ہیں: نمازِ جمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے ترک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔(رَدُّالمُحتار، ج1ص339)

نمازِ باجماعت کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

باجماعت نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں نماز کا اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں تقریباً 700 سے زائد مقامات پر ذکر فرمایا: سورۃُ البقرہ میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ (۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (پ1، البقرۃ:43)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ "رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ (تفسیر نعیمی، 1/292)

آئیں نمازباجماعت کی فضیلت کے متعلق چند فرامینِ مصطفےٰ پڑھتے ہیں:

(1) اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صَلَاةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً یعنی باجماعت نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔ (بخاری، 1/232، حدیث:645)

(2) حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ باجماعت نماز پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کا سوال کرے تو اللہ پاک اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ بندہ حاجت پوری ہونے سے پہلے لوٹ جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، 7/299، رقم:10591)

جماعت سے گر تو نمازیں پڑھے گا
خدا تیرا دامن کرم سے بھرے گا

(3) حُضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس جگہ تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے لہٰذا جماعت کو لازم پکڑو۔ (ابوداؤد، 1/228، حدیث:547)

(4) اللہ پاک کے آخری صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے فجر کی نماز بھی جماعت سے ادا کی تو گویا وہ پوری رات نماز میں کھڑا رہا۔ (مسلم، ص258، حدیث:1491)

(5) رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مرد کا مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس (25) درجے افضل ہے۔ (بخاری، 1 / 233، حدیث:647)

(6) حضرت علی المرتضیٰ نے کہا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا (1) نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے۔ (۲) جنازہ میں جب تیار ہو جائے۔ (۳) بیوہ کے نکاح میں جب اس کا کفو مل جائے۔ (ترمذی)

ہماری جماعت کا حال:

باجماعت نماز کے اس قدر فضائل و برکات ہونے کے باوجود اب ہم سب کو خود پر غور کر لینا چاہیئے کہ ہم کس قدر اور جماعت کی کتنی پابندی کرتے ہیں!

اسلاف کی حالت:

ہمارے اسلاف کی حالت تو یہ تھی کہ اگر ان کی تکبیرِ تحریمہ فوت ہو جاتی تو تین دن تک اور جماعت فوت ہو جاتی تو اس کا سات دن تک غم مناتے۔ (فیضان نماز، ص145)

اللہ رب العزت ہم سب کو پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بھائی مسجد میں جماعت سے نمازیں پڑھ سدا
ہوں گے راضی مصطفٰے ہوجائے گا راضی خدا

نوٹ: فرض نمازوں کی اہمیت و فضائل کے متعلقہ مضامین میں اکثر مضامین ماہنامہ

فیضان مدینہ کے مختلف شماروں میں شائع ہو چکے ہیں جبکہ چند مضامین راقم الحروف کے لکھے ہوئے ہیں جو کہ دعوت اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ ہیں، موضوع کی مناسبت سے ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شکریہ ماہنامہ فیضان مدینہ

فرض نمازوں کی رکعتیں

نماز فجر	سنت موکدہ	فرض	کل
	2	2	4

نماز ظہر	سنت موکدہ	فرض	سنت موکدہ	نفل	کل
	4	4	2	2	12

نماز عصر	سنت غیر موکدہ	فرض	کل
	4	4	8

نماز مغرب	فرض	سنت موکدہ	نفل	کل
	3	2	2	7

نماز عشاء	سنت غیر موکدہ	فرض	سنت موکدہ	نفل	وتر	نفل	کل
	4	4	2	2	3	2	17

نماز جمعہ	سنت موکدہ	فرض	سنت موکدہ	سنت موکدہ	نفل	کل
	4	2	4	2	2	14

بے نمازیوں کیلئے وعیدیں؟

بے نمازی کے لیے قرآنی وعیدیں:

(1) خرابی ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نماز کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ یعنی بے وقت پڑھتے ہیں اور کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے۔ (سورۃ الماعون، آیت نمبر: 5-4)

(2) تو ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے تو عنقریب وہ جہنم کے غی (دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ایک کنواں ہے جس میں اہل دوزخ کی پیپ وغیرہ گرتی ہے) والے حصے میں ڈالیں جائیں گے۔ (سورۃ مریم آیت نمبر: 59)

بے نمازیوں کے لیے احادیث میں وارد وعیدیں:

(1) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرض نمازیں بغیر عذر کے چھوڑیں تو اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج7، ص223، حدیث 49)

(2) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑتا ہے اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (حلیۃ الاولیا، ج7، ص993، حدیث: 1057)

(3) حضور اکرم صلی اللہ علیہ الہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور اگر یہ (نماز) بگڑی تو سبھی (عمل) بگڑے۔ (معجم اوسط، ج1، ص504، حدیث 1859۔ بہار شریعت، ج1، ص437)

روز محشر کہ جان گداز بود
اولین پرسش نماز بود

یعنی قیامت کا دن کہ جان پگھلا دینے والا ہو گا اس میں سب سے پہلا سوال نماز کا ہو گا۔
حضور رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد مبارک ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز کے عہد کے بارے میں ہے۔ اگر وہ درست پایا گیا تو وہ فلاح و نجات پائے گا اور اگر اس میں بگاڑ پایا گیا تو وہ بندہ خاسر و نامراد ہو گا۔ یعنی برباد ہو گا۔ (نسائی شریف)

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ جان بوجھ کر ایک نماز قضا کرے گا تو وہ دوزخ میں چھ ہزار سال فرعون کے ساتھ رہے گا۔

ناظرین اگر ایک نماز قضا کرنے کا اتنا عذاب ہے تو پھر خود اندازہ لگائیں کہ جو بندے نماز پڑھتے ہی نہیں ان کا کیا حال ہو گا۔ اللہ تعالی ہمیں نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

منقول ہے کہ ایک شخص جنگل میں جا رہا تھا کہ شیطان اس کے ساتھ چلنے لگا اور اس نے اس دن پانچوں نمازیں قضا کر دیں۔ تو رات کو جب سونے کا وقت ہوا اس شخص نے سونے کا ارادہ کیا، شیطان بھاگنے لگا اس نے شیطان سے کہا تجھے کیا ہوا کہ اب مجھ سے دور جا رہا ہے، شیطان کہنے لگا کہ میں نے ساری عمر میں اللہ تعالی کی صرف ایک نافرمانی کی تھی تو ملعون ہو گیا، اور تو نے آج ایک دن میں پانچ مرتبہ اللہ تعالی کی نافرمانی کی ہے، مجھے ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالی تجھ پر اپنا غضب کرے اور میں بھی اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں۔

(درۃ الناصحین)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: بیشک مومنین پر نماز مقررہ اوقات پر فرض ہے (سورۃ النساء، آیت:103)

ہر عذر نامقبول:

قیامت کے دن دنیا میں بادشاہی کرنے والا شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو کر

عرض کرے گا اے اللہ تو نے مجھے سلطنت اور حکومت دی تھی اس کا کام اتنا زیادہ تھا کہ سر کھجانے اور دانت کریدنے کی بھی فرصت نہیں ملتی تھی۔ پھر نماز کس طرح پڑھتا۔ اللہ تعالی فرمائے گا کہ جاؤ حضرت داؤد و سلمان علیہمُا الصّلوٰۃُ والسّلام کو بلاؤ۔ جب یہ دونوں دربار میں حاضر ہونگے اللہ تعالی فرمائے گا دیکھ آخر یہ بھی بادشاہ تھے اور ان کی سلطنت تجھ سے بہت زیادہ تھی۔ لیکن انہوں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ لہذا تو اس میں جھوٹا ہے۔

پھر ایک شخص حاضر ہو کر اپنی بیماری کا عذر پیش کرے گا کہ یا اللہ مجھے بیماری نے تیری عبادت سے روک رکھا تھا، اللہ تعالی فرمائے گا کہ جاؤ حضرت ایوب علیہ السلام کو بلاؤ، جب اللہ کے نبی حاضر ہونگے تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ تو زیادہ بیمار تھا یا ہمارا ایوب کئی سال بیمار رہنے کے باوجود ایک سانس بھی ہمارے ذکر سے غافل نہیں ہوا۔ اگر بیماری میرے ذکر سے روکتی تو حضرت ایوب علیہ السلام کو بھی روکتی۔ مگر تو خود جھوٹا ہے۔

پھر ایک بے نماز حاضر ہو کر عرض کرے گا: یا الٰہی میرے بچے بہت زیادہ تھے، میں ان کی روزی کے سلسلہ میں سارا دن کام کرتا رہتا تھا اور نماز نہ پڑھ سکا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ حضرت یعقوب علیہ السلام کو بلاؤ۔ جب وہ حاضر ہوں گے تو اللہ تعالی فرمائے گا کہ بتا تیری اولاد زیادہ تھی، یا ہمارے نبی یعقوب علیہ السلام کی۔ مگر نماز سے ایک گھڑی غافل نہ ہوئے اللہ تعالی فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے۔

پھر ایک بے نماز عورت حاضر ہو کر عرض کرے گی: یا الٰہی میں اپنے خاوند کی فرماں برداری میں مصروف رہتی تھی اس لئے میں نماز نہیں پڑھ سکی اللہ تعالی فرمائے گا کہ جاؤ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کو بلاؤ۔ جب حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بتا تیرا خاوند زیادہ ظالم تھا یا آسیہ کا خاوند فرعون زیادہ ظالم تھا۔ اتنے ظالم و

جابر خاوند کے باوجود اس نے میری عبادت نہیں چھوڑی۔ تو خود غافل تھی اور جھوٹ بولتی ہے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا اے میرے فرشتو یہ سب جھوٹے ہیں ان سب کو لے جاؤ اور جہنم میں داخل کر دو۔ (تفسیر روح البیان)

بے نماز کا حشر فرعون اور قارون کے ساتھ ہو گا:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک روز نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جو اس پر پابندی کرے گا، نماز اس کے لئے قیامت کے دن روشنی، دلیل اور نجات ہو جائے گی اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا، اس کے لئے نہ نور ہو گا نہ دلیل اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (احمد، 6288، مشکوٰۃ، کتاب الصلوۃ الفصل الثالث 578)

بے نمازی کا حشر ان بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہو گا اور نمازی کا حشر انبیاء، شہداء صالحین کے ساتھ ہو گا۔ اس سے یہ لازم نہیں کہ بے نمازی کافر ہو جائے بلکہ بے نماز کو قیامت میں ان کفار کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا جیسے کسی شریف آدمی کو ذلیل کے ساتھ بٹھا دینا اس کی ذلت ہے۔

لہذا حدیث واضح ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ خیال رہے کہ قیامت میں ہر شخص کا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس سے اسے دنیا میں محبت تھی اور جس طرح کا وہ کام کرتا تھا بے نماز چونکہ کافروں کے سے کام کرتا ہے۔ لہذا اس کا حشر ان کے ساتھ ہو گا۔ نمازی نبیوں اور صدیقوں کی نقل کرتا ہے، لہذا اس کا حشر ان کے ساتھ ہو گا، اس لئے اچھوں کی نقل اچھی اور بروں کی نقل بھی بری۔ (مراۃ المناجیح: 1/ 368)

فرض نماز ترک کرنے کی سزا:

حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: رات میرے پاس دو فرشتے آئے انہوں نے مجھے اٹھایا اور کہا چلئے، میں ان کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر دور چلا جاتا، وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے، وہ اسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسے اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ شخص تھا جس نے قرآن پڑھا لیکن عمل نہیں کیا اور فرض نماز کے وقت سویا رہا۔ (بخاری، باب تعبیر الرؤیا حدیث: 8525۔ مسلم، کتاب الرویا: 4220، 2275)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو سر اللہ تعالی کے لئے نہ جھکے وہ قبر میں کچلا جائے گا اور سزا اس کو قیامت تک ملتی رہے گی وہ قرآن پڑھا ہوا تھا اتنی بڑی نعمت اسے عطا ہوئی تھی جس کا اس نے شکر ادا نہ کیا جس کی وجہ سے اس کو یہ سزا ملی۔

نماز چھوڑنے والے کو دنیا و آخرت میں ملنے والے عذابات

دنیا میں ملنے والے عذاب:

اللہ پاک اس کی عمر سے برکت اٹھا لے گا۔ اس کے چہرے سے نیک لوگوں کی نشانی مٹادی جائے گی۔ اس کا کوئی نیک عمل قبول نہ ہو گا، اس کی کوئی دعا قبول نہ ہو گی۔ نیک لوگوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔

موت کے وقت ملنے والے عذاب:

ذلیل ورسوا ہوکر مرے گا۔ بھوکا مرے گا۔ پیاسا مرے گا۔

قبر میں ملنے والے عذاب:

قبر تنگ ہوگی۔ قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی۔ قبر میں گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا۔

آخرت کے عذاب:

حساب سختی سے لیا جائے گا۔ رب ناراض ہوگا۔ جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/295 ملخصًا)

سونے والے اپنے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اٹھے یا نہ اٹھے صبح کو
کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہی کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
جا کے ہوتے ہیں مساجد میں صف آرا تو غریب
زحمت روزہ جو کرتے ہیں گوارا تو غریب
نام لیتا ہے اگر کوئی ہمارا تو غریب

پردہ رکھتا ہے اگر کوئی تمہارا تو غریب
امراء نشئہ دولت میں ہیں غافل ہم سے
زندہ ہے ملت بیضاء غربا کے دم سے

تارک نماز کو کافر یا قتل کرنے میں مذاہب فقہاء:

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر، حدیث: 118، مشکوۃ، کتاب الصلوۃ، حدیث: 569)

اس حدیث کے تحت شارح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کر کے نماز کو ترک کر دے، اس کے کفر پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ وہ شخص ملت اسلامیہ سے خارج ہے، مگر یہ کہ وہ نیا نیا مسلمان ہوا ہو، یا مسلمانوں کے ساتھ اتنا عرصہ نہ رہا ہو کہ اس کو نماز کی فرضیت کا علم ہو جائے اور اگر وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہے اور اس نے سستی کی وجہ سے نماز کو ترک کیا ہے جیسا کہ اکثر لوگوں کا حال ہے تو اس میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ امام شافعی، امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہما اور جمہور سلف و خلف کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر نہیں فاسق ہے۔

بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام ابو حنیفہ اور کوفہ کے دیگر علما اور امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے تلمیذ امام مزنی کا مسلک یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہے اور نہ اس کو قتل کیا جائے گا بلکہ اس پر تعزیر لگائی جائے گی اور اس کو اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے اور نماز پڑھنے لگے۔

جمہور فقہاء جن کا موقف یہ ہے کہ نماز ترک کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا، ان کا استدلال اس آیت سے ہے:

بے شک اللہ تعالی اس کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو اس سے کم

ہو اس کو بخش دیتا ہے جس کیلئے چاہے۔(سورہ النسآء، آیت:48)

من مَاتَ وَهُوَيَعْلَمُ أنه لا اله الا الله وَدَخَلَ الْجَنَّةَ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کو لا إله إلا الله کا یقین تھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔(مسلم، کتاب الایمان حدیث:26، مشکوۃ:37)

جو علما تارک نماز کو کافر کہتے ہیں، ان کی دلیل اس باب کی احادیث ہیں: انسان اور اسکے کفر و شرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔(مسلم82مشکوۃ569)

دوسرے علمانے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ انسان نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس سزا کا مستحق ہے جو کافر کو نماز کے ترک کی وجہ سے دی جاتی ہے، یا یہ تاویل ہے کہ جو شخص نماز کے ترک کو جائز اور حلال سمجھے وہ کافر ہے یا یہ کہ نماز کے ترک کی شامت انسان کو انجام کار کفر کی طرف لے جاتی ہے یا اس کا نماز نہ پڑھنا کافروں جیسا فعل ہے۔ امام ابو حنیفہ اور جو فقہاء نماز ترک کرنے والے کو قتل کرنے کے قائل نہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان محض اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور میرے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہونے کی گواہی دیتا ہو، اس کو قتل کرنا جائز نہیں، جب تک تین اسباب میں سے ایک سبب نہ پایا جاتا ہو، جان کا بدلہ جان، وہ شخص شادی شدہ زانی ہو، وہ شخص دین اسلام کو ترک کر کے جماعت مسلمین سے الگ ہو جائے۔(بخاری، کتاب الدیات، 67 باب ان النفس بالنفس، حدیث:6370-6878۔ مسلم کتاب القسامۃ29باب مایباح بہ، حدیث:3175مشکوۃ، کتاب القصاص،3446-1876)

بے نمازی کی نحوست ہے بڑی
مر کے پائے گا سزا بے حد کڑی

نماز پڑھنے کا طریقہ

باوضو قبلہ رو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنا ہے اس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ اچھا ہے (مثلانیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز کی اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہ لیں پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی الٹی کلائی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اغل بغل۔ اب اس طرح ثناء پڑھئے:

سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيۡرُكَ

ترجمہ! پاک ہے تو اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قراءت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ، تسمیہ سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔

تعوذ: أعُوذُ باللهِ من الشيطٰنِ الرَّجِيم ترجمہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالی کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بسمِ اللهِ الرحمٰنِ الرّحیم ترجمہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا

مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورہ فاتحہ:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴿۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا، روز جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ پر چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۃ فاتحہ ختم کر کے آہستہ آمین کہئے۔ پھر تین آیات یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلا سورۃ اخلاص پڑھئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ترجمہ! اللہ تعالی کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سورہ اخلاص: قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس طرح ہاتھ سے پکڑیئے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی ہوں پیٹھ بچھی ہوئی ہو اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اونچا نیچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح کہئے سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم

پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ (یعنی اللہ نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی) کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اِس کھڑے ہونے کو "قَومہ" کہتے ہیں۔ اگر آپ مُنْفَرِد ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اِس کے بعد کہئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں

پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے اِس طرح سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھئے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اِس طرح سر رکھئے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھئے کہ ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈّی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پِنڈلیوں سے جُدا رکھئے۔ (ہاں اگر صَف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھئے) اور دونوں پاؤں کی دسوں اُنگلیوں کا رُخ اِس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں اُنگلیوں کے پیٹ (یعنی اُنگلیوں کے تلووں کے اُبھرے ہوئے حصّے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں بچھی رہیں اور اُنگلیاں "قبلہ رُو" رہیں مگر کلائیاں زمین سے لگی ہوئی مت رکھئے۔ اور اب کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی

سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند) پڑھئے

پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔ پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی اُنگلیاں قِبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں قِبلہ کی جانب اور اُنگلیوں کے سِرے گھٹنوں کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جَلسہ کہتے ہیں ۔ پھر کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہریئے (اِس وقفہ میں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی "یعنی اے اللہ عزوجل! میری مغفرت فرما" کہہ لینا مُستحَب ہے) پھر "اَللہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے پہلے سَجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اُٹھائیے پھر ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں

کے بل کھڑے ہو جایئے۔ اُٹھتے وقت بغیر مجبوری زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگایئے۔

یہ آپ کی ایک رَکعَت پوری ہوئی۔ اب دوسری رکعت میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" پڑھ کر الحمد اور سورت پڑھئے اور پہلے کی طرح رُکوع اور سجدے کیجئے، دوسرے سجدے سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر بیٹھ جایئے دو ۲ رَکعَت کے دوسرے سَجدے کے بعد بیٹھنا قَعدَہ کہلاتا ہے اب قَعدہ میں تشہد (تَ۔شَہ۔ہُد) پڑھئے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَ الطَّیِّبٰتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ط اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ ط

تمام قَولی، فِعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ پاک کی رَحمتیں اور بَرَکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

جب تَشَہُّد میں لفظ "لا" کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کا حَلقہ بنالیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنصَر یعنی اس کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشۡهَدُ اَنۡ کے فوراً بعد) لفظِ "لا" کہتے ہی کلمے کی اُنگلی اٹھایئے مگر اس کو اِدھر اُدھر مت ہلایئے اور لفظ "اِلّا" پر گرا دیجئے اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زِیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو "اَللّٰہُ اَکۡبَر" کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری اور چوتھی رکعت کے قیام میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم" اور "اَلۡحَمۡد" شریف پڑھئے! سورت ملانے کی ضرورت نہیں۔

باقی اَفعال اِسی طرح بجالایئے اور اگر سُنَّت و نَفۡل ہوں تو "سورۂ فاتِحَہ" کے بعد سُورت بھی مِلایئے (ہاں اگر اِمام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قِیام میں قراٴت نہ کیجئے خاموش

کھڑے رہیے) پھر چار رَکعتیں پوری کرکے قعدۂ اخیرہ میں تشہُّد کے بعد دُرُودِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھیے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ عزوجل! دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اوران کی آل پر جس طرح تُونے دُرُود بھیجا (سیّدُنا) ابراہیم علیہ السّلام پر اورانکی آل پر،بے شک تو سَراہا ہوا بزرگ ہے۔اے اللہ پاک!برکت نازِل کر(ہمارے سردار) محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اور ان کی آل پر جس طرح تُونے بَرَکت نازِل کی (سیّدُنا) ابراہیم اورانکی آل پر،بے شک توسَراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثُورہ پڑھیے،مَثَلًا یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ !اے رب ہمارے!ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کرکے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ" کہئے اور اسی طرح بائیں طرف۔اب نَماز ختم ہوئی۔(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی،278،غنیۃ المتملی،ص298)

نماز کی شرائط

نماز کی چھ شرطیں ہیں:

(1) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا

(2) طہارت یعنی بدن، کپڑے، جگہ کا پاک ہونا

(3)ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جسکا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہوا ہو۔ وہ مرد کیلئے ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اور عورت کیلئے ہاتھوں، پاؤں اور چہرہ کے علاوہ سارا بدن ہے

(4)استقبال قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو

(5)وقت یعنی نماز کا وقت پر پڑھنا۔

(6)نیت کرنا۔ دل کے پکے ارادے کا نام نیت ہے۔ زبان سے کہہ دینا مستحب ہے۔

فائدہ: تکبیر تحریمہ حقیقتاً شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کے اتصال کی وجہ سے فرائض نماز میں بھی اس کا شمار ہوا۔

نماز کے فرائض

نماز کے فرائض سات ہیں:

(1) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا

(2) قیام یعنی سیدھا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض، وتر سنت فجر عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے بلا عذر صحیح اگر یہ نماز بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔

(3) قرأت مطلقا ایک آیت پڑھنا، فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں (4)رکوع کرنا(5) سجدہ کرنا(6) قعدہ اخیرہ نماز پوری کر کے آخری التحیات میں بیٹھنا(7) خروج بصنعہ یعنی فعل اختیاری سے نماز سے نکلنا۔ جو کہ قصداً اور نماز کے منافی ہو۔

نوٹ۔ ان فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔

نماز کی سنتیں

(1) تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا

(2) ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا

(3) امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا

(4) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

(5) ثناء تعوذ تسمیہ آہستہ پڑھنا

(6) فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا

(7) ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا

(8) ہر رکعت کے اول میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا

(9) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا

(10) رکوع و سجود میں تین بار تسبیح پڑھنا، رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں سر اور کمر برابر ہو جائے

(11) رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا ولک الحمد کہنا۔ (علیحدہ نماز پڑھنے والا دونوں کہے گا)

(12) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کا برعکس کرنا

(13) بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا (مگر جب صف میں ہو گا تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے)

(14)۔ کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی ہوئی ہونا

(15) دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کر کے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا ہاتھ کا رانوں پر رکھنا

(16) سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رو ہونا

(17) تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا یوں کہ لا پر انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں قبلہ رو سیدھی کرے۔

(18) تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ 2 بار کہنا پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف

(19)۔ امام کا بلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسری طرف سلام پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا۔

نوٹ: ان سنتوں میں سے اگر کوئی سنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ ہاں قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے واجبات:

تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا (2) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا (3) سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کا ملانا فرضوں کی تیسری اور چوتھی کے علاوہ (4) قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑے ہونا (5)۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا (6) قعدہ اولی یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا (7) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا (8)۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ (9) جب امام قراءت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (10)۔ سوائے قرآت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا

(11) ترتیب قائم رکھنا (12)۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام دونوں بار واجب ہے۔ لفظ علیکم واجب نہیں بلکہ سنت ہے (13) وتر میں تکبیر قنوت کہنا (14) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (15) عیدین کی نماز میں چھ 6 تکبیریں زائد کہنا (16) امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتروں میں بلند آواز سے قراءت کرنا

(17) ظہر اور عصر میں آہستہ قراءت کرنا۔

نوٹ: نماز کے تمام واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی سجدہ سہو نہ کرنے، اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کے مستحبات:

(1) دو قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کا فاصلہ چھوڑنا

(2) رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ پانچ یا سات بار تسبیح کہنا

(3) قیام کے وقت سجدہ گاہ پر، رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر سجدے میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا۔

(4) جمائی کے وقت منہ بند رکھنا۔ اگر کھل جائے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے اور غیر قیام میں الٹے ہاتھ کی پشت سے ڈھانپنا۔

(5) جب مکبر قد قامت الصلوۃ کہے تو امام اور مقتدی کا کھڑا ہونا۔

تین اوقات مکروھہ

(1) طلوع آفتاب سے لے کر بیس 20 منٹ بعد تک

(2) غروب آفتاب سے 20 منٹ پہلے تک

(3) نصف النہار یعنی ضحوہ کبری سے لے کر زوال آفتاب تک۔

نوٹ: ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض، نہ واجب نہ نفل، نہ قضا۔

نماز کے متعلق مزید احکامات جاننے کے لئے کتاب نماز کے احکام کا مطالعہ کیجئے۔

اللہ پاک ہمیں نمازوں کی پابندی کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

عبادت میں گزرے مری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی

جماعت کی نمازوں میں ملنے کا طریقہ

فجر کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت
دوسری رکعت — پہلی رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام صبح کے دو فرض پڑھا رہا ہے نیچے کے خانے یہ ظاہر کررہے ہیں کے مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت بچ گئی اور دوسری رکعت امام کے پیچھے ہوگئی۔ اب وہ اکیلا پہلی رکعت کو اس طرح پڑھے گا پہلے سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھ کر اپنی پہلی اور چھوٹی ہوئی رکعت کو پورا کرے۔ (ردالمختار ص86 ج1)

عیدالفطر اور عید قربان کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت
دوسری رکعت — پہلی رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — تین تکبیریں — پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے دو خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام عید کی دو رکعت پڑھا رہا ہے نیچے کے خانے یہ ظاہر کررہے ہیں کے مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت بچ گئی اب وہ اکیلا پہلی رکعت کو اس طرح ادا کرے گا۔ پہلے سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھ کر تین تکبیر پڑھے گا اور ہر تکبیر کے وقت اوپر ہاتھ اُٹھائے گا۔ پھر چوتھی تکبیر پڑھ کر رکوع کرے گا۔ اس طرح عید کی پہلی چھوٹی ہوئی رکعت پوری ہوجائے گی۔ (عالمگیری ص261 ج1)

ظہر عصر اور عشاء کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت
دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت — باقی پہلی رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کے امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے یہ ظاہر کررہے ہیں کے مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے اب اس نے امام کے پیچھے دوسری تیسری اور چوتھی رکعت ترتیب سے پڑھ لی اب اس کی پہلی رکعت باقی رہ گئی جسے اب وہ اکیلا کھڑا ہوکر اس طرح ادا کرے گا۔ پہلے اس میں سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا۔ (ردالمختار ص86 ج1)

(نوٹ) جنازہ کی نماز میں اگر کوئی پہلی تکبیر کے ساتھ نہیں مل سکا تو اب وہ ٹھہرا رہے جب امام تکبیر کہے اُس کے ساتھ تکبیر کہہ کر شامل ہوجائے۔ جب امام سلام پھیرے تو یہ سلام نہ پھیرے بلکہ اپنی بچی ہوئی تکبیریں اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (کبیری ص291 [illegible] ص67)

ظہر عصر اور عشاء کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت
تیسری رکعت — چوتھی رکعت — پہلی رکعت — دوسری رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت | فاتحہ — سورۃ — دوسری رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے نیچے کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ مقتدی تیسری رکعت میں مل رہا ہے اب اس نے امام کے پیچھے تیسری چوتھی رکعت تو ترتیب کے ساتھ ادا کرلی۔ اب قاعدہ کے مطابق مقتدی کی پہلی اور دوسری رکعت بچ گئی۔ اب وہ کھڑا ہوکر پہلی رکعت اسطرح ادا کرے گا۔ پہلے اس میں سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا پھر رکوع، سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہوکر دوسری رکعت اسطرح ادا کرے گا۔ پہلے اس میں فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا۔ اسطرح اس کی باقی ماندہ پہلی اور دوسری رکعتیں پوری ہوجائیں گی۔ (ردالمختار ص86 ج1)

ظہر عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — چوتھی رکعت
چوتھی رکعت — پہلی رکعت — التحیات — دوسری رکعت — تیسری رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت | فاتحہ — سورۃ — دوسری رکعت | فاتحہ — صرف فاتحہ پڑھے — تیسری رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے نیچے کے خانے یہ ظاہر کررہے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے چوتھی رکعت میں مل رہا ہے اب مقتدی نے امام کے پیچھے صرف اپنی چوتھی رکعت ادا کرلی ترتیب کے لحاظ سے اب اس کی پہلی دوسری اور تیسری رکعت باقی رہ گئی اب وہ اپنی پہلی رکعت کو اس طرح پڑھے گا پہلے اس میں سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھ کر رکوع سجدہ کرے گا۔ پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورۃ پڑھے گا۔ باقی رہ گئی تیسری رکعت چونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے اس میں صرف فاتحہ پڑھ کر اپنی تیسری رکعت کو پورا کرے اس ترتیب سے اس کی پہلی دوسری اور تیسری رکعتیں پوری ہوجائیں گی۔ (ردالمختار ص86 ج1)

مغرب کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت
پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — پہلی رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام تین رکعت کی جماعت کرا رہا ہے نیچے کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے اب مقتدی نے امام کے پیچھے دوسری اور تیسری رکعت تو پڑھ لی باقی اس کی پہلی رکعت رہ گئی کھڑا ہوکر اس طرح پڑھے گا۔ پہلے اس میں سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا۔ ماہ رمضان میں وتر کی جماعت ہوتی ہے اس میں بھی وہی ترتیب یاد رکھیں جیسے مغرب کی نماز میں ملنے کی ترتیب ہے ان دونوں نمازوں میں باقی رکعتیں پڑھنے کا کوئی فرق نہیں ہے۔ (کبیری ص212)

مغرب کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت
تیسری رکعت — پہلی رکعت — التحیات — دوسری رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت | فاتحہ — سورۃ — دوسری رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کررہے ہیں کہ امام تین رکعت کی جماعت کرارہا ہے نیچے کے خانے یہ ظاہر کررہے ہیں کہ مقتدی تیسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب مقتدی کی تیسری رکعت تو امام کے پیچھے ادا ہوگئی۔ ترتیب کے لحاظ سے باقی اس کی پہلی اور دوسری رکعتیں رہ گئیں۔ اب پہلی رکعت کھڑا ہوکر اس طرح پڑھے گا پہلے سبحانک پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھ کر رکوع سجدہ کرے اب قاعدہ ہے کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا پڑتا ہے۔ اب وہ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھے گا پھر کھڑا ہوکر دوسری رکعت اسطرح ادا کرے گا پہلے اس میں فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا پھر رکوع سجدہ کرکے اپنی نماز کو پورا کرے گا اسطرح اسے تین التحیات پڑھنے پڑھیں گے ایک امام کے پیچھے اور دو اکیلے اسکو آپ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (ردالمختار ص86 ج1)

جمعہ کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت
دوسری رکعت — پہلی رکعت
سبحانک اللہ — فاتحہ — سورۃ — پہلی رکعت

جمعہ کی دوسری رکعت میں ملنے کے بعد پہلی رکعت بچ جائے گی اس کی ترتیب وہی ہے جو صبح کے نقشہ میں پڑھ چکے ہیں ہاں اگر کوئی جمعہ کے التحیات میں آکر ملے تو امام محمد کے نزدیک اس نے جمعہ کی کوئی رکعت بھی نہیں پائی اس لیے وہ کھڑا ہوکر ظہر کی چار رکعت پڑھے اس مسئلہ پر عمل کریں۔ تاکہ آپ اختلاف آئمہ سے بچ کر نماز کو صحیح کرسکیں۔ (کبیری ص281)

بندہ ناچیز کی دیگر تالیفات

آداب مسجد کی فضیلت اور بے ادبی کا نقصان

مؤلف

حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی قادری

ناشر: کیلانی پرنٹرز ڈسکہ 0307-6882196 0315-6882196

زیارات قبور کی شرعی حیثیت

من زار قبری وجبت له شفاعتی

مؤلف:

ابو مبشر محمد طاہر فاروق کیلانی

ناشر کیلانی پرنٹرز ڈسکہ 0307,0315 6882196

پردے کی فرضیت اور فیشن کا عذاب

اس پرفتن دور میں

یہ مضمون انتہائی ضروری ہے

جتنا زندگی کے لیے کھانا ضروری ہے

مؤلف:

حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی

ناشر کیلانی پرنٹرز ڈسکہ 0307-6882196 0315-6882196

ایصال ثواب کی شرعی حیثیت

حسب الارشاد

پیر سید محمد سجاد حیدر شاہ

مؤلف

حافظ محمد طاہر فاروق کیلانی قادری

ناشر: کیلانی پرنٹرز ڈسکہ 0307-6882196 0315-6882196